© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں ممکنہ حکومتی ترامیم کس کے اشارے پر؟

امریکہ اور مغرب کی مسلمانوں کے خلاف اعلان کردہ صلیبی جنگ کئی مرحلوں پر شکست و ریخت سے گزر رہی ہے۔ الحمدللہ انہیں مسلمانوں کے خلاف ہر محاذ پر ناکامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چاہے افغانستان کے عسکری گرم محاذ ہوں یا پاکستان کے خلاف اقتصادی وسیاسی خطرناک سازشیں ہوں یا مغرب اور امریکہ میں مسلمانوں کو ڈرانے، دھمکانے اور بدنام کرانے کے اوچھے ہتھکنڈے ہوں یا پھر یورپ بھر میں محسن انسانیت حضور اقدس ﷺ کے خلاف مکروہ خاکوں اور کارٹونوں کی اشاعت کا لامتناہی سلسلہ ہو۔ الغرض عالم عیسائیت و یہودیت نے مل کر اسلام اور اس کے روحانی، انقلابی اور عظیم اصلاحی رہبر و رہنما ﷺ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیا لیکن ان تمام منفی کوششوں اور مکروہ پروپیگنڈوں سے نہ اسلام کی آفاقی وابدی اور عالمگیر فکر و سوچ کو یہ دبا سکے اور نہ ہی مسلمانوں کے دلوں سے اسم محمد ﷺ کے درخشاں اُجالے کی کرنوں کو دور کر سکے۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو ہم جس میں جی رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

اب امریکہ اور مغرب پاکستان میں اپنے مسلط کردہ حکمرانوں کے ذریعے تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں اپنی من پسند ترامیم کرانا چاہتے ہیں کیونکہ پاکستان اسلام کا قلب اور قلعہ ہے چنانچہ اس قانون میں نام نہاد مسلم حکمرانوں کے ذریعے نقب لگائی جانے کی تیاریاں پھر سے ہورہی ہیں تاکہ پھر ہر کس و ناکس توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کھلا کرتا پھرے اور اسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو اور نہ ہی ایسے غلیظ ترین مجرم کیلئے سزائے موت کا قانون پاکستان میں نافذ رہے، یہ بڑی پرانی حسرت اور ناکام تمنا ہے مغرب کے فاسد دل میں۔ ہر چند کئی مغرب پرست حکومتوں نے اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے حقیقی آقاؐ کے ناموس رسالت ایکٹ میں تبدیلی کی وقتاً فوقتاً سازشیں جاری رکھیں لیکن الحمدللہ پاکستان کے باحمیت سترہ کروڑ عوام ہمیشہ شان مصطفی ﷺ کے تحفظ و ناموس کیلئے اپنی گردنیں کٹوانے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اسی لئے سابقہ حکومتوں کے ہاتھ بجز رسوائی اور ناکامی کے کچھ نہیں آیا۔ پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت بھی ان شاء اللہ پارلیمنٹ میں اس اہم ترین ایشو پر شکست فاش کھائے گی۔ حکومت کی تمام حلیف جماعتوں کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہیے۔ اگر انہوں نے تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں حکومت کا ساتھ دیا تو ان کا انجام بھی پیپلز پارٹی جو ان دنوں بدنامی اور ناکامی کی انتہاہ گہرائیوں میں غرق نظر آرہی ہے ان سے بدتر ہوگا۔

© rasailojaraid.com